فتوی نمبر:	53288	سائل:	مشتاق	مجیب:	محمد طارق
مفتی:	محمد صاحب	مفتی:	سعید احمد حسن	تاریخ:	01-01-2015
کتاب:	البیوع	باب:	القرض والدین		

پے آرڈر

سوال: پے آرڈر چیک کی فروخت کرنا کیسا ہے؟اس طور پر کہ زید کے ایک لاکھ بینک میں تھے تو اس نے دس پے آرڈر دس دس ہزار کے بنوالیے، پھر عمر زید کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک پے آرڈر دو تا کہ میرا وقت اور آنے جانے کا خرچہ بچ جائے تو زید نے کہا ٹھیک ہے، مگر دس ہزار کا پے آرڈر کی قیمت کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مجھے دو یا تین سو روپے اضافی چار جز ادا کرنا تو اس نے کہا ٹھیک ہے مطلوب جواب یہ ہے کہ زید کے لیے اضافی پیسوں کا لینا اور عمر کے لیے دینا کیسا ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

پے آرڈر کو فروخت کرنا جائز نہیں، نہ نفع کے ساتھ، نہ بغیر نفع کے، کیونکہ اس میں قرض کو ایسے شخص پر فروخت کیا جارہا ہے جس پر قرض لازم نہیں، لہذا زید کے لیے عمر سے اضافی پیسے لینا اور عمر کے لیے دینا جائز نہیں، ایمر جنسی کی صورت میں اس ضرورت کو پورا کرنے کی صحیح صورت یہ ہے کہ زید عمر سے دس ہزار روپے قرض لے لے اور اسے پے آرڈر دے کر کہہ دے کہ بینک سے وصول کر لینا، لیکن اس صورت کے صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ زید اس پر کسی قسم کا کمیشن عمر سے نہ لے، ورنہ سود کے زمرے آئے گا۔

"البحر الرائق شرح کنز الدقائق "(ج 15/ص 38):
ولا ينعقد بيع الدين من غير من عليه الدين.
"الدر المختار للحصفكي "(ج 5/ص 477):
"(هي اي الحوالة) لغة: النقل، وشرعا: (نقل الدين من ذمة المحيل إلى ذمة المحتال عليه) وهل توجب البراءة من الدين المصحح؟ نعم".

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب